السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسی صورت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے کہ بدن کا بعض حصہ دھوپ میں ہو اور بعض حصہ سایہ میں۔ زید نے ابوداوَد کی حدیث کے پیش نظر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی انسان سایہ میں ہو اور بعد کو وہ سایہ اس سے چلا جائے یعنی اس کے بدن کے کچھ حصہ پر دھوپ ہو اور کچھ حصہ پر سایہ ہو تو وہاں سے اٹھ جائے۔ دوسری روایت شرح السنہ میں ہے کہ کوئی آدمی سایہ میں ہو اور وہ سایہ اس سے چلا جائے تو وہ وہاں سے اُٹھ کھڑا ہو۔ کیونکہ یہ شیطان کی مجلس ہے۔ حدیث کے اصل الفاظ «مشکوۃ باب الجلوس والنوم والمشی» میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس حدیث کی بنا پر جواب دیا کہ جب دوسری جگہ نماز پڑھنے کی موجود ہے تو خواہ مخواہ ایک ناجائز شکل کو اختیار نہیں کرنا چاہیے ایسی شکل سے بچنا چاہیئے۔ سارا بدن سایہ میں ہو یا سارے بدن پر دھوپ ہو۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید کا جواب بالکل صحیح ہے جب حدیث آجائے تو پھر مسلمان کا کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الطہارت، ستر کا بیان، ج2ص23

محدث فتویٰ